NEW ERA MAGAZINE
WWW.NEWERAMAGAZINE.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گیم اوور

از شیز اراؤ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

سیم نے اس دن کے بعد سے اس ان نون نمبر کو بلاک کردیا تھا۔۔جس کی باتوں میں وہ آگئ تھی۔۔سیم کو لگا کہ کوئی اسکے ساتھ شرارت کررہا ہے۔۔

ابھی بھی وہ یونی کے کیفے ٹیریا میں موجود کرسی پر بیٹھی اپنی ہی سوچوں کی دنیا میں تھیِ اور ہاتھ میں موجود مینگو جوس پر اسٹرا باہم چل رہی تھی۔۔تب ہی برابر والی کرسی پر فنزِا دھپ سے آبیٹھی۔۔۔

جب سیم کو خیالوں میں گم دیکھا تو فنزِا کو ایک شرارت سوجی۔۔۔

فنزِا نے آرام سے اپنی کرسی سیم کے نزدیک کھسکائی اور اپنے منہ کو سیم کے کان کے قریب تر کر لیا۔۔۔پھر میز پر رکھا اپنا جوس اٹھا کر اسکی اسٹرا ہونٹوں میں دباکر سڑڑڑڑ کی آواز نکالی۔۔۔کان کے قریب عجیب و غریب آواز پر سیم بوکھلاگئ۔۔اور ہاتھ میں موجود جوس چھلک کر فنزِا کے کپڑوں کو داغ دار کر گیا۔۔۔

فنزِا جو ابھیِ اپنی حرکت پر ہنس رہی تھی۔۔جوس کے اپنے اوپر گر جانے پر صدمے سے چیخ ہی پڑی۔۔تو سیم ہنس دی۔۔

دور سے آتے شہریار نے دونوں کو دیکھا۔وہ دونوں کی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

سیم کو مسلسل ہنستے دیکھ کرشہریار کی بھی ہنسی نکل گئ تو فنزِا نے اُسے گھورا۔۔

تمھیں کیوں اتنی ہنسی آرہی ہے۔۔۔؟

فزِا نے آگ بگولہ ہوکر کہا۔۔شہریار کی بتیسی اندر ہوگئ۔۔۔اور اسکے شرمندگی سے پسینے چھوٹ گئے۔۔سیم نے شیری کی حالت دیکھی تو وہ اور ہنسنے لگی۔۔فزِا کی تپ چڑھی تو اس نے سیم کا میز پر رکھا سفید رومال اٹھایا اور اس سے اپنے کپڑے صاف کر ہی رہی تھی کہ سیم چیخ اٹھی اور اس سے اپنا رومال چھین لیا۔۔۔صدمہ اس قدر ہوا کہ سیم کے چہرے پر ہوائیاں آگئ۔۔۔

گندی۔۔جا۔۔۔جاکر کپڑے واش کر آ۔۔

سیم نے چڑ کر کہا۔۔

میں تو نہیں جاؤں گی۔۔۔مجھے تو تمہارے ہی رومال سے اپنے کپڑے صاف کرنے ہیں۔۔۔

فزِا نے کہا۔۔۔سیم نے کوفت سے اپنی ضدی دوست کو دیکھا۔۔۔

لو پھر مرو۔۔۔

سیم نے غصے سے فزِا کی گود میں اپنا رومال پھینکا۔۔۔فزا نے رومال کو اس انداز سے لہرایا۔۔۔جیسے اس نے جنگ میں کامیابی حاصل کرلی ہو۔۔۔

اگر آپ دونوں کی لڑائی ختم ہوگئی ہو۔۔۔ہم اپنی بات کہے۔۔۔

شہریا رنے کہا۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔ہم لڑرہے تھے۔۔۔؟؟

فزِا نے حیرانی سے پوچھا۔شیری کو حیرت کا جھٹکا لگا اس کی بات سن کر۔۔

ہاں ہم کب لڑ رہے تھے؟

سیم نے بھی اسی انداز سے پوچھا تو شیری نے بے بسی سے سر کو نہ میں ہلایا۔۔

اچھاااا۔۔۔اچھاااا۔۔ہماری غلطی ہے۔۔۔آپ دونوں تو بلکل بھی نہیں لڑرہی تھی ۔۔۔ہم غلط۔۔آپ دونوں صحیح۔۔ٹھیک۔۔۔۔؟

شیری نے جلدی سے اپنے ہتھیار ڈال دیئے۔۔

ہمم۔۔۔ٹھیک اب بولو کیا بات ہے۔۔۔؟

فزِا نے احسان کیا۔۔۔

یہ موبائل کیا آپکا ہے سیم۔۔۔؟

شیری نے اپنی پوکٹ سے موبائل نکالا۔۔۔سیم نے حیرانی سے اپنی جینز چیک کی۔۔۔

یہ کہاں سے تمہیں ملا۔۔۔۔؟

سیم نے حیرت سے کہا اور موبائل ہاتھ میں لیا۔

آپ کلاس میں ہی بھول گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شیری نے عینک ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔

اوہ۔۔شکریہ۔۔

سیم نے مسکرا کر کہا اور موبائل دیکھنے لگی جہاں پر میسج شو ہورہا تھا۔۔اس نے چیک کیا تو کوئی اور ان نون نمبر تھا جس سے میسج آیا تھا۔۔

سیم نے میسج پڑھا تو اس کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔وہ بڑی انہاک سے موبائل دیکھنے لگی۔۔فزِا اور شیری سیم کے چہرے کے اتارچڑھاؤ بخوبی نوٹ کررہے تھے۔۔۔فزِا نے جھٹ سے موبائل سیم کے ہاتھوں سے موبائل اچک لیا۔۔سیم اس اچانک افتاد پر گڑبڑا گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فزِا میرا موبائل دو۔۔۔

سیم نے بگڑتے ہوئے موبائل لینا چاہا پر فزِا اپنا ہاتھ اونچا کرکے دائیں بائیں کرتی سیم کی پہنچ سے دور کردیتی۔۔اور سیم بے بس ہوجاتی۔۔۔

جب سیم کرسی پر سے اٹھی موبائل لینے کے چکر میں تو فزِا گھبرا گئی اور اس نے جلدی سے موبائل شیری کو پکڑا دیا۔۔جو سیم سے تھوڑا دور بیٹھا تھا۔۔۔سیم نے اُسے گھوری دی تو شیری نے فوراّ موبائل سیم کو دے دیا۔۔

بلکل پھٹو ہو تم ویسے۔۔۔۔

فزِا نے افسوس سے شیری کو دیکھا۔۔۔اتنی آسانی سے موبائل دینے پر طنز

کیا۔۔۔

ویسے کیا چھپایا جارہا ہے۔۔۔ہم سے۔۔۔؟

فزِا نے کن آنکھیوں سے سیم کیے موبائل پر نظر ڈالی۔۔۔

ہمیں تو بتاؤ بھئی۔۔۔

فزِا نے معنی خیزی سے کہا۔۔شیری بھی دلچسپی سے تھوڑا آگے ہوا۔۔۔سیم نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ٹھیک ہے بھئی نہ بتاؤ۔۔۔میں بھی اپنی کوئی پرسنل بات نہیں بتاؤ گی اور نہ ہی شیری۔۔۔

فزِا نے منہ پھلا کر کہا۔۔سیم نے بیزاریت سے فزِا کو دیکھا۔

لیکن میری تو کوئی پرسنل بات ہی نہیں ہے۔۔۔

شیری نے پریشانی اور الجھن سے کہا۔۔

جیسے پرسنل بات نہ ہونا ایک بہت بڑا گناہ ہے۔۔۔جو اس سے ہوگیا۔۔۔

فزِا نے چڑ کر شیری کو دیکھا جو کافی پریشانی میں گھیرا تھا۔۔۔

یا اللہ اس کو کچھ عقل دے۔۔۔

تم چُپ رہو۔۔۔۔

فزِا نے چڑ کر شیری کو کہا۔۔تو شیری نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی۔۔

ارے بھئی ایسا کچھ بھی پرسنل نہیں ہے۔۔۔بس مجھے ایک دو دن سے ایک ان نون نمبر سے میسج آرہے تھے،میں نے بلوک کردیا۔۔۔پر اب وہی میسج دوسرے نمبر سے آیا ہے۔۔اور میسج آتا کیا ہے کہ میرے ایسے کچھ راز ہے جو مجھے نہیں معلوم۔۔۔پر ان کو معلوم ہے۔۔۔

سیم نے کوفت سے بتایا۔۔۔

تو آپ اس کی بات نہ مانے۔۔۔

شیری نے کندھے اچکاکر باآسانی کہا۔۔

اس لیئے تو بلاک کردیا تھا۔۔۔پر دوسرے نمبر سے آگیا میسج۔۔۔

سیم نے بے بسی سے کہا۔۔

مجھے تو لگتا ہے کہ تمہارے ساتھ کوئی شرارت کررہا ہے۔۔۔

فزِا نے سوچ کر کہا۔۔

لیکن کون کرے گا ایسی شرارت۔۔۔؟

سیم نے پوچھا تو فزِا کی آنکھیں چمکی۔۔

کیا پتہ یہ کام سنی کرتا ہو۔۔۔تمہیں پریشان کرنے کیلیئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فزِرا نے چٹکی بجائی۔۔۔شیری نے سرہلایا۔۔۔سیم بھی سوچنے لگی۔۔

ہاں شاید۔۔۔تم صحیح کہہ رہی ہو۔۔۔

سیم نے بھی تائید میں سرہلایا۔۔

سیم تم نا نمبر چینج کردو۔۔پھر دیکھتے ہیں کہ سنی کس طرح تمہیں تنگ کرتا۔۔

فزِرا نے کہا۔

ہاں صحیح بول رہی ہیں یہ۔۔۔

شیری نے کہا۔۔۔

ٹھیک۔۔۔میں آج ہی نمبر چینج کردیتی ہوں۔۔۔

سیم نے کہا۔۔

دور بیٹھا سنی چبھتی آنکھوں سے ان تینوں کو گھور رہا تھا۔۔۔

زویا اور رابیل تم دونوں کہاں رہ گئی ہو۔۔۔؟

محراب رکشے میں بیٹھی دھیمی آواز میں موبائل پر بات کررہی تھی۔۔

ہاں بس آرہے ہیں ہم۔۔۔

زویا نے جلدی سے کہا۔۔

میں تو نکل گئی ہوں گھر سے۔۔تم لوگ ڈوپلیکیٹ چابی سے گھر کے اندر چلے جانا۔۔اصل میں امو جان مجھے بار بار فون کررہی تھی تو اس لیئے میں تم لوگوں کے بناء گھر سے نکل آئی۔۔۔

محراب نے معذرتی انداز سے کہا۔

اور ہاں۔۔۔تم دونوں کے کپڑے پریس ہوئے آئرن اسٹینڈ پر رکھے ہیں میں نے۔۔اور جیولری میں نے ایک باکس کے اندر رکھی ہے جو کہ ڈریسنگ ٹیبل کے دراز میں ہے۔۔۔

محراب نے کہا تو زویا مسکرائی۔۔

ارے پارٹنر۔۔تم آرام سے پہنچ جاؤ۔۔ہم آرہے ہیں بس۔۔تم ٹینشن مت لو۔۔۔

زویا نے تسلی دی۔۔

ہمم تم لوگ جلدی سے پہنچ جانا یاررر۔۔ہم ہی ہے زارون کی تھوڑی بہت فیملی۔۔۔جو کہ اس کے خوشی اور غم میں شریک ہو۔۔۔

محراب نے کہا۔۔

اوہو زویا سے آج تک کوئی کام غلط ہوا ہے جو اب ہوگا۔۔تم بس فون رکھو۔۔ میں اور رابیل جلد ہی تمہارے ساتھ کھڑے ہونگے۔۔

زویا نے کہا تو محراب کی فکرمندی کچھ کم ہوئی اور اس نے کال کاٹ دی۔

تھوڑی دیر میں رکشہ زارون کے گھر کے آگے رک گیا تو محراب شال سنبھالتی پیسے دے کر اندر کی جانب چل دی۔۔گیٹ کھٹکھٹایا تو امو جان نے دروازہ کھولا۔محراب اندر آگئی۔۔سفید سادی فراک پر سلور رنگ کی نفیس کڑھائی جبکہ سر پر بھاری کامدار ڈوپٹہ اوپر سے شال اپنے گرد لپیٹے محراب نور کو بہت پیاری لگی۔

محر یہ بالوں کے ساتھ کیا کیا ہے تم نے؟

اموجان نے ناگواری سے اسکے بندھے جوڑے کو دیکھ کر کہا۔

ٹھیک تو ہے اموجان۔۔۔

محراب نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔

آؤ ذرا تم۔۔۔میں تمہارے اچھے سے بال بناتی ہوں۔۔۔لو بھلا لڑکیاں تو اپنے بھائی کی شادی میں کھل کر تیار ہوتی ہے اور ایک تم ہو۔۔۔

اموجان اسے لیئے ایک کمرے میں لے گئی جہاں بیڈ پر پُرسکون سی شانزے سورہی تھی۔۔محراب نے اُسے دیکھا تو جھک کر پیار کیا۔

نور نے ڈریسنگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھا کر اسکے بال کھولے جو کھل کر کمر پہ بکھر گئے۔۔بھورے بالوں کو ہاتھوں میں لیئے نور محراب کی فرنچ چوٹی بنانے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لگی۔

زویا اور رابیل ابھی تک نہیں آئی۔۔۔؟

نور نے پریشانی سے کہا۔

ہاں میں نے ابھی بات کی تھی۔۔۔وہ دونوں ابھی پہنچ جائیں گی۔۔۔آپ فکر نہ کرے۔۔

محراب نے تسلی دی۔۔

دیکھو کتنی پیاری لگ رہی ہے یہ چڑیا۔۔

نور نے آئینے میں اسکا عکس دکھایا۔محراب نے عکس دیکھا تو مسکرائی اور اٹھ کر نور کے گلے لگی۔

تھینکس۔۔۔اموجان۔۔

محراب نے خوشی سے کہا جبھی زارون دلہا بنے کمرے میں داخل ہوا۔

ارے وہ دونوں کہاں ہے۔۔؟

زارون نے پوچھا۔۔

وہ دونوں آجائیں گی ابھی۔۔

نور نے کہا۔

تو ان سے کہنا کہ ڈاریکٹ بینکوئیٹ میں آجائے۔۔ہم تو ابھی نکل رہے ہیں۔

زارون نے کہا۔محراب نے سر ہلایا۔

محر بیٹا۔۔دیکھنا گھر میں کوئی رہ تو نہیں گیا۔۔۔؟

نور نے گیٹ سے باہر جاتے محراب کو کہا تو محراب اندر چل دی۔

تم دونوں ڈائریکٹ بینکوئٹ پہنچ جانا۔۔اوکے۔۔

محراب نے زویا کو میسج کیا اور کمروں میں دیکھنے لگی۔موبائل بجا تو محراب موبائل میں دیکھا تو زویا کی طرف سے اوکے لکھا آیا۔

محراب باہر آئی تو جب تک کوچ(بارات)چلی گئی تھی۔۔لیکن تین گاڑیاں ابھی بھی موجود تھی۔ایک زارون کی۔۔دوسری حیدر کی اور تیسری کا اسے علم نہیں تھا۔

محراب بیٹا آجاؤ ہمارے ساتھ گاڑی میں۔۔۔

عقب سے اچانک آواز آنے پر محراب اچھل پڑی۔اور ہاتھ سیدھا دل پر گیا۔۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو مدھت آراء کو کھڑا پایا۔۔

اللہ انٹی میں ڈر گئی۔۔۔

محراب نے لمبی سانس لی۔۔مدھت آراء مسکرائی۔۔

انٹی میں دوسری گاڑی میں چلی جاؤں گی۔۔۔

محراب نے تسلی دی پر مدحت آراء نہ مانی۔۔

نہیں۔۔۔چلو آؤ گاڑی میں بیٹھو۔۔۔

مدحت آراء نے ضد کی تو محراب نے لاچار صورت بنائے نور کو دیکھا جو اس طرف آرہی تھی۔۔۔

بیٹا۔۔آپ ان کی گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔۔۔

تو محراب آہستگی سے مدحت آراء کے سنگ گاڑی کی طرف چل دی۔حیدر جو نور اور محراب کو بلانے آرہا تھا۔۔وہ محراب کو مدحت آراء کے ساتھ جاتے دیکھ کر رُک گیا۔۔دل میں ناگواری پن آیا۔۔پھر نور کو لیئے اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

مدحت آراء کے ساتھ ساتھ محراب بھی پچھلی سیٹ پر جا بیٹھی۔۔محراب نے کن آنکھیوں سے آگے نظر ڈالی تو فرنٹ سیٹ پر کوئی نہیں بیٹھا تھا۔۔جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر کوئی براجمان تھا۔۔۔شاید کوئی ڈرائیور ہوگا۔۔وہ پُر سکوں ہوگئی۔۔محراب کو تراب کا سامنا کرنے میں تھوری شرمندگی ہورہی تھی کیونکہ اس کا دو ہی دفعہ تراب سے سامنا ہوا تھا اور دونوں دفعہ ہی محراب کا رویہ تراب کو ساتھ سرد رہا۔۔۔

میں آپ دونوں لیڈیز کا شوفر نہیں ہوں۔۔۔۔

تراب کی آواز گاڑی میں گونجی تو محراب چونکی۔۔

اوہ پاگل محر آگے ڈرائینگ سیٹ پر ضروری تو نہیں کہ صرف ڈرائیور ہی بیٹھے۔۔

محراب نے آگے نگاہ ڈالی تو بلیک کورٹ پینٹ میں ملبوس تراب دیکھائی دیا۔۔جو ذرا گردن موڑے دونوں سے مخاطب تھا۔۔محراب نے دیکھا تو گڑبڑائی۔۔

ارے میں تو اب بیٹھ گئی ہوں۔۔مجھ میں اٹھنے کی اب سکت نہیں ہے۔۔۔ محراب بچے تم آگے جاکر بیٹھ جاؤ۔۔

مدھت آرا نے کہا تو محراب کو گھبراہٹ ہوئی۔۔۔

لیکن جب گاڑی کا اگلا دروازہ کھلا اور زارون سیٹ پر بیٹھا تو محراب نے سکھ کا سانس لیا۔۔جبکہ مدھت آراء نے دانت پیسے۔۔۔

تم یہاں کہاں گھس رہے ہو۔۔۔جاؤ بھئی اپنی گاڑی میں۔۔۔

تراب نے چڑ کر کہا۔

ارے بھئی مجھے کوئی جگہ ہی نہیں دے رہا۔۔۔اس لیئے میں لاچار سا دُلہا آپکی گاڑی میں آبیٹھا۔۔میری ہی شادی ہے اور مجھے ہی کوئی لے کر نہیں جارہا۔۔ زارون نے بیچارگی سے کہا۔۔محراب مسکراہٹ دبا گئی۔تراب نے گاڑی اسٹارٹ کردی۔۔

ابھی پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے کہ زارون بور ہوگیا۔۔اور گاڑی میں موجود ڈی وی ڈی پلیئر کو چھیڑنے لگا۔۔

اللہ سر۔۔۔مجھے شک تھا کہ آپ انیسویں صدی کے بندے ہے جو غلطی سے ۲۰ صدی میں انپورٹ ہوگئے ہے۔۔اب وہ شک یقین میں بدل بھی گیا۔ مطلب۔۔اس زمانے میں کون یہ غزلیں سنتا ہے بھئی۔۔

زارون نے حیرانگی سے گانوں کی لسٹ دیکھی جس میں چند غزلیں موجود تھی۔۔

تراب نے ناگواری سے زارون کے چلتے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ مارا۔۔

زارون خبردار جو تم نے اس کو ہاتھ لگایا۔۔۔

تراب نے جھڑکا پر زارون کو کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔وہ تو ہنوز ڈی وی ڈی پلیئر سے چھیڑخانی میں مصروف تھا۔۔بیک سیٹ پر دادی محراب سے سوالات کررہی تھی جن کا جواب محراب دھیمی آواز میں دے رہی تھی۔۔

اچانک سے عجیب بھیانک آواز پوری گاڑی میں گونجی تو محراب اور مدھت آراء ڈرگئی۔۔دونوں سمجھ نہ سکی کہ یہ کس چیز کی آواز تھی۔۔جبکہ تراب نے غصے سے گاڑی روکی اور زارون کے ہاتھ میں موجود موبائل کو جھپٹ لیا۔۔

ارے بھئی یہ کس چیز کی آواز تھی۔۔۔؟

دادی نے شاک حالت میں پوچھا۔۔

وہ میں نے گانا لگایا تھا۔۔بلیو توتھ سے۔۔۔

زارون نے بتیسی باہر نکالے ڈھٹائی سے کہا۔مدحت آراء کو حیرانگی ہوئی جبکہ محراب نے افسوس کیا۔

زارون۔۔۔اب تمہیں یہ موبائل۔۔جب ہم پہنچ جائے تب ہی ملے گا۔۔۔
تراب نے موبائل کورٹ کی اندرونی جیب میں ڈالا۔۔زارون نے بے بسی سے اُسے دیکھا۔

اُف کچھ تو مجھے ایسی فیلینگ آئے کہ میں دولہا ہوں۔۔۔جو بارات لے کر جارہا ہے۔۔۔اس طرح تو مجھے یہ لگ رہا ہے کہ میں کسی کی عیادت کرنے جارہا ہوں۔

زارون نے بگڑا منہ بنانا۔۔تراب نے اکتاہٹ نظر اُس پر ڈالی۔۔

اچھاا۔۔۔تو زارون۔۔تم کیا اس حلیے میں عیادت پر جاتے ہو۔۔۔۔؟

تراب نے آئی برو اٹھائی۔

نہیں۔۔پر محسوس تو یہی ہورہا ہے نا۔۔۔

زارون نے معصوم بننے کی ناکام اداکاری کی۔۔

اب مجھے اندازہ ہوگیا ہے کہ۔۔۔تمہاری گاڑی سے ہی تمہیں نکال باہر کیوں

کیا۔۔۔

تراب نے کہا۔۔۔

سرررر۔۔۔دے دینا۔۔موبائل۔۔۔میں نا۔۔اچھے گانے لگاؤں گا۔۔۔۔

زارون نے منت کی۔۔۔

اچھا۔۔بھئی لے لو لیکن۔۔دھیمی آواز میں گانا لگانا ورنہ آجانا تم کسی رکشہ یا ٹیکسی میں سوار ہوکے۔۔اور اُسی میں ہی اپنا گانے لگانے کا شوق پورا کرلینا۔۔۔

تراب نے اکتاکر موبائل زارون کو پکڑایا۔۔

دوبارہ سے وہی عجیب گانے کی آواز گاڑی میں گونجی تو تراب نے گھوری دی۔

زارون نے فوراً گانے کو بدلا جو کہ کچھ ٹھیک تھا۔۔

وہ سر میں تو صرف ایک دفعہ چانس لے رہا تھا۔۔۔

زارون کھسیانی ہنسا۔۔۔

میں نے بھی صرف ایک دفعہ تمہیں نکال باہر کردینا ہے گاڑی سے۔۔

تراب نے وارننگ دی۔

کچھ ہی دیر میں محراب کا موبائل بجا تو اس نے موبائل کھولا۔۔۔زویا نے واٹس ایپ پر اپنی اور رابیل کی تصویر بھیجی تھی۔۔۔جس میں دونوں نے خوبصورت گھیردار لہنگا اور شورٹ کُرتی پہنی تھی،بالوں کو کرَل کرکے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔

جبکہ ڈوپٹہ دونوں نے اچھے سے کندھوں پر سیٹ کیئے۔۔چہرے پر مسکراہٹ سجائے مرِر سیلفی تھی۔۔

سیلفی کے ساتھ ایک کیپشن تھا کہ۔۔۔

کیسی لگ رہی ہیں ہم دو پَریاں۔۔؟

میسج پڑھ کر محراب مسکرائی۔۔۔تو محراب نے بھی میسج کر دیا کہ۔۔۔

بلکل ویمپ جیسی۔۔۔۔

زویا اور رابیل تیار ہو گئیں تھی۔۔۔بس جو ان دونوں نے تیار ہوتے وقت کمرے کو بکھیر دیا تھا۔۔۔وہ سمیٹ رہی تھی۔۔۔زویا نے سیلفی بھیجی اور ساتھ میں میسج بھی۔۔۔پر آگے سے آیا جواب پڑھ کرزویا کچھ سمجھ نہ سکی۔۔پر جب آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو بڑی تپ چڑھی کیونکہ زویا اور رابیل دونوں نے ہونٹوں پر لال رنگ کی لپ آسٹک لگائی ہوئی تھی۔۔۔

زویا نے پھر میسج کیا۔۔

اب جو ہم تمھیں کچھ بتانے والے تھے نا۔۔۔وہ اب نہیں بتائیں گے۔۔۔اوکے بائے۔۔۔۔

اچھاںا نا۔۔بتاؤ۔کیا بات ہے۔۔۔؟

محراب کا آیا میسج پڑھا تو زویا ہنس دی۔۔

بس شانزے کے متعلق کچھ بتانا تھا۔۔پر اب نہیں بتاؤں گی۔۔۔

زویا نے چہرے پر کمینی مسکراہٹ سجائے میسج کیا۔۔اچانک سے کسی چیز کا ذوردار اٹیک اس کے منہ پر ہوا تو وہ ہڑبڑائی۔۔۔نظر اٹھا کر حملہ آور کو دیکھا تو سامنے رابیل(دہشتگرد۔۔۔یہی نام ابھی زویا کے دماغ میں آیا تھا۔۔)کو ہنستے پایا۔۔پھر نگاہ منہ پر پڑنے والی چیز کی تلاش میں نیچے جھکائی تو نظر اپنے زمین بوس ہوئی مظلوم کپڑوں پر پڑی جو بڑی بے دردی سے الجھے ہوئے تھے۔۔۔ (ہائے میرے کپڑے۔۔۔۔)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُف زوئی۔۔۔کیچ کرنے تھے نا اپنے کپڑے۔۔۔جب میں تمہاری طرف انہیں پھینک رہی تھی۔۔۔۔

رابیل نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔

ابھی بتاتی ہوں تمہیں۔۔میں تو۔۔۔

زویا نے بھی برابر میں پڑا تکیہ اٹھایا اور پوری قوت سے رابیل کو مارا جو سیدھا رابیل کے منہ پر پڑا۔۔۔

اب زویا منہ پھاڑے ہنس رہی تھی اور رابیل غصے سے کھڑی اسے گھور رہی تھی۔۔۔موبائل کی میسج ٹون سنائی دینے پر دونوں موبائل پر متوجہ ہوئی۔۔۔۔

پلیز بتادو نااااا۔۔۔۔

محراب کا مسکین صورت بنائے ایموجی کے ساتھ پیغام پڑھ کر دونوں مزے سے ہنس دی۔۔محر کو تنگ کرنا۔۔۔ان دونوں کے اولین مشغلے میں سے ایک تھا۔۔

اب تو بعد میں ہی بتائیں گے ہم۔۔۔۔

زویا نے میسج کیا۔۔۔

چلو بھئی رابیل۔۔۔۔۔

زویا نے رابیل کو دیکھ کر اکتاتے ہوئے کہا جو لیپ ٹاپ میں مگن کچھ کام کررہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھاا نا۔۔۔سیف تو کرنے دو۔۔۔اس فائل کو۔۔۔جتنی زیادہ ڈیوائیس میں یہ ہوگی اتنی سیف ہوگی۔۔۔۔

رابیل نے لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے کہا۔۔۔

ارے بھئی۔۔۔چھوڑو نا۔۔۔بعد میں کرلینا سیف۔۔۔ابھی چلو جلدی ورنہ محر ہمارا خون کردے گی۔۔۔۔۔

زویا نے رابیل کے بازو کو پکڑ کر کھینچا اور اسُے کرسی پر سے اٹھایا۔۔

دونوں حال تک ہی پہنچی تھی کہ اچانک سے مین گیٹ کی کھُلنے کی آواز آئی تو

دونوں چونک گئی۔۔۔رابیل کو کھٹکا سا لگا۔۔(اس وقت کون ہوگا۔۔؟کہی وہ لوگ تو ہمارے پیچھے نہیں آگئے۔۔۔؟)رابیل نے زویا کو چُپ رہنے کا اشارہ کیا اور خود دھیمی چال چلتی کھڑکی تک جا پہنچی۔۔۔پردے کو ہلکا سا سرکا کر باہر دیکھا تو گلی کو سنسان پایا۔۔۔(پر آواز پھر بھی آرہی تھی۔۔)رابیل نے گردن ترچھی کری تو اپنے گیٹ پر تین نقاب پوش کو کھڑا پایا جو کہ گیٹ کھولنے کی کوشش کررہے تھے۔۔۔رابیل کا دماغ کچھ سیکنڈز کیلیئے فریز ہوگیا۔۔(وہ لوگ یہاں۔۔۔ہمارے پیچھے پہنچ گئے۔۔۔۔کیا؟؟؟؟)

زویا نے پیچھے سے کندھا ہلایا تو وہ ہوش میں آئی۔۔۔دماغ نے کام کرنا شروع کیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رابیل نے فورا زویا کو ہاتھ پکڑا اور کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔۔ساتھ ساتھ میں ہال اور دونوں کمروں کی لائٹس بند کردی۔۔۔زویا نے گھبرا کر رابیل کے بوکھلائے ہوئے چہرے کو دیکھا۔۔۔رابیل زویا کو لے کر کمرے میں گھسی دروازہ بند کیا اور دونوں بیڈ کے نیچے چھُپ گئی۔۔۔

یا تو یہ ڈاکو ہیں۔۔۔۔یا پھر ہمارے دشمن۔۔۔گھر میں کوئی ایسا سامان نہیں ہے جو بہت قیمتی ہو۔۔۔۔یعنی چوری کا تو کوئی ڈر نہیں۔۔پر اپنی جانوں کا ہے۔۔۔ دونوں پیٹ کے بل زمین پر لیٹی ہوئی تھی۔۔رابیل نے اردگرد نظر ڈالی۔۔۔ اور اگر دشمن ہے تو۔۔۔

اس کے دماغ میں کلک ہوا۔۔۔

وہ پنِ ڈرائیو کہاں گئی۔۔۔؟

رابیل نے پریشانی سے کہا۔۔زویا جھنجھلاتی۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟

زویا نے کہا۔۔۔

گھر میں تین آدمی گھس گئے ہیں۔۔ہمیں جلد سے جلد پولیس کو بلانا ہوگا۔۔
رابیل نے پریشانی سے کہا۔۔جبکہ نظریں کمرے کے بند دروازے پر ٹکی تھی۔۔

پر میرا موبائل تو باہر رہ گیا ہے۔۔۔اور تمہارا چارجنگ پوائینٹ پر باہر لگا ہوا ہے۔۔۔۔

زویا نے سنا تو بہت خوف زدہ ہوگئ تھی۔۔۔۔

اُف اب ہم کیا کرے۔۔۔۔

رابیل نے فکرمندی سے کہا۔۔دونوں کی نظر بند دروازے پر ٹکی تھی۔۔۔
کمرے میں گھپ اندھیرہ کیئے دونوں اپنی نزدیک آتی موت کو دیکھ رہی تھی۔۔
ہال سے آوازیں آنے لگی شاید تینوں اب کچھ تلاش کررہے تھے۔۔۔

ایک۔۔۔منٹ۔۔۔۔۔دو منٹ۔۔۔۔تین۔۔۔۔گھڑی کی سوئیاں سسُت روی سے آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔گھری کی ٹک ٹک پورے گھر میں گونج رہی تھی۔۔

پھر جیسے جیسے قدموں کی آہٹ کی آواز قریب سے آنے لگی۔۔۔دونوں سانس روکے ایک ہی پوزیشن میں لیٹی رہی۔۔دونوں کے دماغ میں بس یہی خیال گھوم رہا تھا کہ اب کیا کرے؟جیسے جیسے قدموں کی آواز نزدیک سے نزدیک تر ہوتی جارہی تھی۔۔۔ویسے ویسے دونوں کی دھڑکنوں تیز ہورہی تھی۔۔۔جب قدموں کی آواز آنا بند ہوگئی تو رابیل نے بے اختیار لمبا سانس کھینچا۔۔۔ہمت باندھی۔۔

اب وہ لوگ اندر داخل ہوجائیں گے۔۔۔ہمیں خود کچھ کرنا ہوگا۔۔۔

رابیل نے دھیمی آواز سے کہا۔۔۔نظریں ادھرِ ادھر گھمائی کسی چیز کی تلاش میں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو کیا کرے ہم۔۔۔۔۔

زویا نے روتی صورت بناکر کہا۔۔۔

ہم نہیں۔۔۔۔میں۔۔۔میں نا۔۔۔

رابیل نے سائڈ ٹیبل کی سب سے نیچے والی دراز کھولی۔۔

ہاں۔۔۔اس موسکیوٹو ریکٹ۔۔۔(مچھروں کو مارنے والا ریکٹ)سے ان تینوں کو ہینڈل کروں گی۔۔۔تم صرف موبائل تک پہنچ کر پولیس کو فون کرنا اور آس پاس کے لوگوں کو آواز لگا کر اکٹھا کرنا۔۔۔

رابیل نے مضبوطی سے ریکٹ پکڑ لیا۔۔جبکہ زویا نے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں۔۔۔اگر مقابلہ کرنا ہے تو دونوں ساتھ کریں گے۔۔۔۔

رابیل نے مسکرا کر زویا کو دیکھا۔۔۔

اوکے۔۔۔تو تم بھی وہ سامنے رکھے۔۔۔روم اسپرے اور باڈی اسپرے وغیرہ ۔۔جو بہت بھاری ہیں وہ اٹھا کر ان پر حملہ کرنا۔۔۔۔

رابیل نے کہا۔۔۔

لیکن۔۔۔جب تک میں حملہ نہ کرو۔۔۔۔تم نہیں اٹھنا۔۔۔۔

تو زویا نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

اچانک سے دروازہ کھلا تو دونوں چوکنا ہوگئی۔۔۔تینوں بندے کمرے میں داخل ہوگئے۔۔چہرے کو مکمل کپڑے سے ڈھکے وہ تینوں کمرے میں اِدھر ادھر ہاتھ مار رہے تھے۔۔۔۔زویا نے رابیل کو ٹھوکا دیا کہ اب حملہ کرو۔۔۔۔پر رابیل نے منع کردیا۔۔۔۔دونوں کی سانسیں رُک گئ جب ایک بندے کے ہاتھ سے کچھ چیز نیچے گر گئی۔۔۔جو کہ بیڈ کے سامنے ہی تھی۔۔۔اگر کوئی نیچے جھکے تو دونوں با آسانی نیچے لیٹی نظر آجائے۔۔۔

زویا اور رابیل نے گھبراہٹ سے ایک دوسرے کی شکل دیکھی۔۔۔

پلیززز نیچے مت جھکنا۔۔۔۔

دونوں نے دل میں سوچا۔۔

وہ آدمی نیچے جھکا چابی اٹھانے کیلیئے تو دونوں نے ڈر کے مارے آنکھیں میچ لی۔۔۔رابیل کی پکڑ ریکٹ پر مضبوط ہوگئی کہ جب آدمی کی نظر اُن پر پڑے تو ریکٹ سیدھا اُس کے سر پر پڑے۔۔۔۔پر اتفاقاً اس آدمی کی نظر دونوں پر نہ پڑی اور آس نے بڑے آرام سے چابی کے گُچھے کو اٹھالیا۔۔۔دونوں نے سُکھ کا سانس لیا۔۔زویا بار بار اشارہ کرتی مارنے کا پر ہر دفعہ رابیل نفی میں سر ہلاتی۔۔

کچھ نہیں ملا۔۔۔چلو چلتے ہیں۔۔۔۔

تینوں میں ست ایک آدمی نے کہا۔۔زویا اور رابیل کے کان کھڑے ہوگے۔۔۔ وہ دونوں بہت غور سے باتیں سننے لگی۔۔

ہاں تو چلو پھر۔۔۔۔

دوسرے نے کہا۔۔۔اور تینوں باہر چل دیئے۔۔کمرے کا دروازہ کھول کر۔۔۔ کمرے کا دروازہ چونکہ وہ کھول گئے تھے تو دونوں سے آدمیوں کو باہر جاتے دیکھا۔

رابیل نے پھرتی دِکھائی اور جلدی سے بیڈ سے نکل کر کھڑکی کے پاس جا پہنچی۔۔باہر دیکھا تو تینوں گیٹ کو آہستگی سے بند کرکے چلے گئے تھے۔۔۔رابیل کو ایسا لگا جیسے کندھوں پر سے منو وزن ہٹ گیا ہو۔۔۔جبکہ زویا جلدی سے

چھت پر چلی گئی اور منڈیر سے تھوڑا نیچے جھانکا تو تینوں آدمیوں پر پڑی جو کہ آہستگی سے بائیک پر بیٹھ کر چلے گئے۔۔

رابیل۔۔۔وہ تینوں چلے گئے۔۔۔۔

زویا اوپر سے بھاگ کر آئی اور پھولی سانسوں سے رابیل کو بتایا۔۔رابیل دھپ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

اُف رابیل۔۔۔ہمیں اس پِن ڈرائیو کو جلد کسی محفوظ ہاتھوں میں دینا پڑے گا۔

زویا نے پریشانی سے کہا۔۔۔رابیل چونکی۔۔۔اس نے پِن ڈرائیو کی تلاش میں نظر اِدھر اُدھر ڈالی۔۔۔

زویا۔۔۔وہ لوگ تو پین ڈرائیو لے گئے۔۔۔اب ہم کیا کریں گے۔۔۔۔؟

رابیل سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔موبائل بجا تو دونوں صوفے پر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

یار محراب کی کال آرہی ہے۔۔۔وہ پریشان ہورہی ہے۔۔اب بعد میں اس مسئلے کو حل کریں گے۔۔۔کوئی نہ کوئی حل ضرور نکل آئے گا۔۔ابھی تم جاکر اپنا چہرہ درست کروں۔۔میں بھی کرلوں۔۔۔۔

زویا نے کہا اور دونوں چہرہ ٹھیک کرتی بڑی سی شال اوڑھتی باہر چل دی۔۔۔

محراب کا دل آج عجب بے چینی میں گھرا تھا۔۔بار بار نگاہ گیٹ پر پڑ رہی تھی۔۔ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی بہت بڑا طوفان آنے والا ہو ابھی۔۔۔بینکوئیٹ کے کونے میں تنہائی مین محراب کھڑی پریشانی سے چکر کاٹ رہی تھی۔۔نکاح ہوچکا تھا۔۔۔اب سب باری باری اسٹیج پر جاکر مبارک باد دے رہے تھے۔۔۔زارون اور عائشہ کو۔۔۔

محراب بیٹا۔۔آپ یہاں کیوں کھڑی ہے۔۔۔؟کوئی پریشانی کی بات ہے کیا؟

مدھت آراء محراب کو ڈھونڈتی یہاں چلی آئی تھی۔۔۔محراب چونکی۔۔۔

آنٹی وہ۔۔۔۔رابیل اور زویا ابھی تک نہیں آئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محراب نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔

اچھا کیا آپ کی بات ہوئی تھی۔۔۔؟

دادی نے پوچھا۔

جی آنٹی۔۔بینکوئیٹ پہنچنے سے پہلے بات ہوئی تھی۔۔۔۔تب وہ دونوں نکل گئی تھی گھر سے اور رکشے میں سوار تھی۔۔۔پھر بھی نہیں آئی دونوں۔۔جبکہ دونوں کے نمبر بند بھی آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔

محراب نے پریشانی سے کہا۔۔۔

اچھا۔۔میں تراب سے پتہ کراتی ہوں۔۔۔دونوں بچیوں کا۔۔۔بیٹا تم بلکل مت

گھبراؤ۔شید رکشہ خراب ہوگیا ہوگا ان کا۔۔میں ابھی آتی ہوں۔۔

مدحت آراء تراب کو بولنے چل دی۔

محر۔۔زویا اور رابیل ابھی تک نہیں پہنچی۔۔۔؟

حیدر محراب کے پاس آگیا۔۔

ہاں۔۔وہ دونوں گھر سے نکل گئی تھی۔۔پھر بھی۔۔اور نمبر بھی بند جارہے ہیں۔۔دونوں کے۔۔۔

محراب پریشانی سے کرسی پر بیٹھ گئی۔۔حیدر فکرمند ہوا۔۔

دور سے تراب چلتا نظر آیا جو کہ ایک بازو پر کوٹ لٹکائے دوسرے میں فون تھامے چہرے پر پریشانی دونوں تک جا پہنچا۔۔

ابھی بھی۔۔نمبر بند جارہا ہے کیا۔۔مس زویا اور رابیل کا۔۔۔؟

تراب نے بھی پریشانی سے پوچھا۔۔محراب اور حیدر نے چونک کر تراب کو دیکھا۔۔

جی۔۔پر آپ یہ بات اموجان کو مت بتانا کہ دونوں ابھی تک نہیں آئی۔۔وہ پریشان ہوجائیں گی۔۔

محراب نے کہا۔۔

جی ٹھیک۔۔۔مجھے دونوں کے نمبر دے تاکہ میں لاسٹ لوکیشن ٹریس کروا سکوں۔۔۔

تراب نے کہا تو حیدر نے نمبر نوٹ کروائے۔۔۔جو کہ تراب نے کسی کو دیئے تاکہ وہ لوکیشن نکال سکے۔۔۔

دونوں مل جائیں گی۔۔۔۔

تراب نے تسلی دی۔۔۔

یہاں پر کھڑے رہنا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ہم باہر چلتے ہیں۔۔۔

حیدر نے کہا۔۔محراب نے سر اٹھایا۔۔۔

محر۔۔۔تم۔۔۔

حیدر دونوں گھٹنے موڑے محراب کے سامنے بیٹھا۔۔۔۔

پریشان مت ہو۔۔۔ان شاء اللہ وہ دونوں صحیح سلامت مل جائیں گی۔۔۔

حیدر نے محراب کو دیکھتے کہا۔۔۔محراب نے نم آنکھوں سے سر ہلایا۔۔۔تراب اور حیدر باہر چلے گئے۔۔۔۔

تھوڑے ہی دیر میں محراب کا موبائل رنگ ہوا۔۔۔دیکھا تو حیدر کا میسج تھا کہ لوکیشن مل گئی ہے۔۔۔ہم بس نکل رہے ہیں۔۔۔محراب نے پڑھا تو جلدی سے شال اپنے گرد لپیٹتی باہر کی طرف دوڑی۔۔۔

حیدر۔۔۔۔۔حیدر۔۔۔

پھولی سانسوں سے جلدی سے بھاگتی ہوئی گاڑی تک آئی۔۔۔جہاں حیدر اور تراب بیٹھے تھے۔۔دونوں متوجہ ہوئے۔۔۔

میں بھی آؤں گی۔۔۔ایک عورت کا ہونا ضروری ہے۔۔۔۔نا۔۔

محراب نے امید بھرے انداز سے کہا۔۔۔حیدر نے لمبا سانس کھینچا۔۔۔محراب پیچھے سیٹ پر جاکر بیٹھ گئی۔۔

اب تینوں ایک سنسان گلی میں کھڑے تھے۔۔جو کہ مکمل خاموشی اور اندھیرے میں ڈوبی تھی۔۔۔یہ جگہ بینکوئیٹ سے دس منٹ کی دوری پر تھی۔۔۔چونکہ یہ جگہ انڈسٹریئل ایریا تھی۔۔۔تو یہاں پر مختلف فیکٹریس موجود تھی۔۔۔جس کی بناء پر کافی خاموشی اور اندھیرہ تھا۔۔۔

تینوں موبائل کی ٹارچ جلائے گلی میں دیکھ کر چل رہے تھے۔۔۔محراب بیچ میں تھی جبکہ تراب دائیں اور حیدر بائیں کھڑا تھا۔۔۔محراب نے قدم آگے بڑھائے تو اس کی نگاہ گلی کے آخر میں ایک فیکٹری کے آگے پڑی جہاں زمین پر کچھ چیز دور سے ہر چمک رہی تھی۔۔۔اور اندھیرے میں کافی واضح ہورہی تھی۔۔۔محراب نے جھک کر بغور اس چیز کو دیکھا۔۔۔

اُن دونوں کے موبائل۔۔۔۔

محراب کی آواز سنسان جگہ پر گونجی تو حیدر اور تراب متوجہ ہو کر ادھر دوڑے محراب کو ان دونوں کے موبائل ملنے پر قطعی خوشی نہیں ہوئی تھی۔۔۔کیونکہ دونوں فون کو بیٹری کے ساتھ بے دردی سے کچلا گیا تھا۔جبکہ سم بھی باہر نکی ٹوٹی ہوئی تھی۔۔۔

تراب نے جب دیکھا تو اس کا منہ کھلا کچھ بولنے کیلیئے پھر وہ رُک گیا۔۔حیدر شوک ہوگیا۔۔محراب نے نظر اٹھا کر دونوں کو دیکھا۔۔۔جواب طلب نظروں سے۔۔۔دونوں نے جیسے نظریں چرالی۔۔۔

محراب تھکے کندھوں سے فیکٹری کے چبوترے پر بیٹھ گئی۔۔دیوار سے ٹیک لگائے۔۔۔

مس محراب۔۔۔آپ حوصلہ رکھے۔۔۔صرف موبائل ہی۔۔۔

تراب نے سمجھانا چاہا۔پر محراب نے اُسے ٹوک دیا۔

وہ دونوں بلکل بھی لاپرواہ نہیں ہیں۔۔۔میں زویا سے بیوقوفی کی توقع کرسکتی ہوں۔۔۔پر رابیل سے نہیں۔۔۔وہ کافی ذمہ دار ہے۔۔۔

محراب ٹرانس کی کیفیت میں بولنے لگی۔۔۔

حیدر کا موبائل بجا تو تینوں متوجہ ہوئے۔۔حیدر نے موبائل کان سے لگایا۔

جی امی۔۔۔ارے یہ تینوں میرے پیچھے پڑ گئی تھی کہ میں آئسکریم کھلاؤں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں انہیں لے کر آگیا ہوں۔۔۔۔ہمم۔۔

حیدر نے نصرت کی بات سنی۔۔

جی وہ دونوں آگئی تھی۔۔۔جی۔۔آپ کو پتہ نہیں چلا ہوگا۔۔۔میں پھر آتا ہوں۔

اللہ حافظ۔۔

حیدر نے نصرت سے کہا اور کال کاٹ دی۔پھر خاموشی چھا گئی۔۔

❤جاری❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ناولٹ۔افسانہ۔کالم۔آرٹیکل۔شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین